تبصرے

ولی گجراتی از جناب ڈاکٹر سید ظہیر الدین مدنی۔ تقطیع کلاں۔ کتابت و طباعت بہتر ضخامت ۱۵۲ صفحات قیمت ۱۴عہ پتہ:۔ انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹیٹیوٹ ۹۲ہارنبی روڈ۔ بمبئی ۱

بمبئی کے چند ارباب ذوق و اصحاب علم و ادب نے کئی سال ہوئے اردو ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جسکا مقصد اردو ادب و زبان کی عموماً اور اردو زبان کے گجراتی ادب کی خصوصاً تحقیقی بنیادوں پر خدمت کرنا اور قدیم گجراتی اردو ادب کے کارناموں کو منظر عام پر لانا ہے۔ اس مقصد کے پیش نظر ادارہ نے ایک سہ ماہی رسالہ "نوائے ادب" کے نام سے جاری کر رکھا ہے جو اس میں شبہ نہیں کہ ہماری زبان کا ایک تحقیقی اور معیاری رسالہ ہے۔ اس کے علاوہ ادارہ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ سال بھر میں کم از کم ایک کتاب بھی شایع کیجائے چنانچہ زیر تبصرہ کتاب اس سلسلہ کی پہلی کڑی ہے جو ادارہ کے لائق سکرٹری کی تحقیق و تلاش اور ان کے حسن ذوق کی آئینہ دار ہے اور ادارہ کے مقرر کردہ معیار کے مطابق ہے۔ بعض لوگوں کو کتاب کا نام پڑھکر شاید حیرت ہو کہ یہ ولی گجراتی کون ہے؟ لیکن انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ کوئی نیا شاعر نہیں۔ بلکہ وہ ہی ہے جسکو لوگ عام طور پر اردو کے پہلے شاعر کی حیثیت سے "ولی دکھنی" کے نام سے جانتے ہیں، ولی پر مختلف ارباب علم نے کتابیں اور مقالات لکھے ہیں اور ان میں عموماً اور دکن کے مصنفین کی تحریروں میں خصوصاً ولی کو دکھنی کہا گیا اور اس دعوی کو بڑے زور شور سے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ فاضل مصنف نے اپنی اس کتاب میں اس دعوی کو دلائل و براہین کے ساتھ غلط ثابت کرکے یہ باور کرانا چاہا ہے کہ اردو شاعری کے باوا آدم کا وطنی اور نسلی تعلق بجائے دکن کے سرزمین گجرات کے ساتھ تھا اور اس بنا پر اردو شاعری کا اصل چشمہ دکن سے نہیں بلکہ گجرات سے پھوٹتا ہے۔ اس سلسلہ میں لائق مؤلف نے پہلے ولی کے عہد پر جو اورنگ زیب عالمگیر کا عہد تھا

تاریخی ترتیب کے اعتبار سے ہیں بائیس صفحات میں روشنی ڈالی ہے جو ہمارے خیال میں کسی حد تک ضرورت سے زیادہ اور اصل موضوع کتاب سے غیر متعلق سی ہے اس کے بعد ولی کے سوانح حیات، خاندانی احوال۔ علمی استعداد۔ اس زمانہ کی اردو کی لسانی اور صرفی و نحوی خصوصیات۔ دکنی اور گجراتی اردو کے باہمی مشترکات اور ممیزات کو بیان کرنے کے بعد ولی کی شاعری کے نمونے پیش کئے ہیں اور یہ بتایا ہے کہ فارسی کے کن شعراء نے ولی کو زیادہ متاثر کیا اور دوسری جانب ولی کے کلام میں ہندوستانی عناصر کی آمیزش کتنی اور کس حد تک اس کے بعد ان کتابوں کی فہرست ہے جن سے اس کتاب کی ترتیب میں مدد لی گئی ہے اور آخر میں ایک غلط نامہ بھی ہے۔

جہاں تک ولی کے گجراتی اور دکنی ہونے کی بحث کا تعلق ہے۔ ہمارے نزدیک اس کی حیثیت اختلاف یا نزاع لفظی" سے زیادہ نہیں ہے۔ کیونکہ اول تو جیسا کہ مؤلف نے خود اقرار کیا ہے ولی کے زمانہ میں دریائے نربدا کے کنارہ سے لے کر راس کماری تک کے اس تمام علاقہ کو دکن کہا جاتا تھا جس میں اورنگ آباد اور بیجاپور کے علاوہ گجرات اور خاندیس بھی شامل ہیں۔ علاوہ بریں یہ بھی مسلم ہے کہ ولی کا تعلق (خواہ اس کی حیثیت کیسی ہی مختلف ہو) اورنگ آباد اور گجرات دونوں سے تھا۔ البتہ اس میں شک نہیں کہ یہ کتاب ولی اور اس عہد کی زبان اور اس کی خصوصیات پر معلومات کا ایک اچھا اور قابل قدر ذخیرہ ہے۔ اس بنا پر امید ہے ارباب ذوق اس کو دلچسپی سے پڑھیں گے اور لایق مؤلف کی محنت کی داد دیں گے۔

اسلام کا اقتصادی نظام

ندوۃ المصنفین کی اہم ترین کتاب

یہ عظیم الشان کتاب مدت سے نایاب تھی دو سال کی جد و جہد کے بعد اس کا چوتھا ایڈیشن طبع ہوکر سامنے آیا ہے۔

درحقیقت ہماری زبان میں یہ پہلی جامع کتاب ہے جس میں اسلام کے پیش کئے ہوئے اصول و قوانین کی روشنی میں یہ بتایا گیا ہے کہ دنیا کے تمام معاشی نظاموں میں اسلام کا نظام اقتصادی ہی ایسا نظام ہے جس نے محنت و سرمایہ کا صحیح توازن قایم کرکے اعتدال کی راہ نکالی ہے۔ قیمت غیر مجلد صہ، مجلد سے